صفحہ ۸۷ ۔ خود کو متنفر ضرور محسوس کرتے تھے ۔

اصل کتاب ظاہر ہے اچھی خاصی ہے اور اس میں کافی کام کی باتیں بھی ہیں ۔ لیکن اس ترجمے نے اسے اس قابل نہیں رہنے دیا کہ اس کا ایک سنجیدہ علمی کتاب کی حیثیت سے مطالعہ کیا جاسکے ۔

کتاب مجلد ہے ۔ بڑے صفحے کے ۲۴۸ صفحے اور قیمت ۷۵ - ۶ روپے

ملنے کا پتہ :۔ نفیس اکیڈمی، بلاسس اسٹریٹ، کراچی ۱

(اردو ترجمہ)

مخزن الولایت

ملفوظات حضرت شاہ خادم صفی محمدی صفی پوری المتوفی ۱۲۸۷ھ

یہ ملفوظات جناب منشی محمد ولایت علی عزیز صفی پوری نے مرتب فرمائے اور ان کا ترجمہ محمد خصلت حسین صابری ڈپٹی انسپکٹر مدارس پنشنر نے کیا پاک اکیڈمی ۱/۱۵۱ وحید آباد، گولی مار کراچی ۱۸ نے انہیں شائع کیا ہے، کتاب مجلد ہے ۔ صفحات ۲۰۸ ۔ اور قیمت تین روپے ۔

حضرت نظام الدین اولیاء کے خلیفہ حضرت چراغ دہلی متوفی ۷۵۷ھ کے ایک مرید مخدوم شیخ قوام الدین دہلی سے لکھنؤ (اودھ) تشریف لائے ۔ اور اس طرح ان دیار میں نظامیہ چشتیہ سلسلہ کی داغ بیل پڑی ۔ ان کے برادر عزیز شیخ قطب الدین بھی دہلی سے لکھنو آئے، آخر الذکر کے صلب سے ایک لڑکا پیدا ہوا جس سے یہ سلسلہ آگے چلا، اور اس سے بڑے بڑے نامور صوفیاء منسلک ہوئے ان میں مخدوم شاہ صفی المتوفی ۹۴۵ھ بڑے مشہور تھے ۔ حضرت خادم صفی کے آبا و اجداد مخدوم شاہ صفی کی درگاہ میں خدمت گزار تھے ۔ آپ ۱۲۲۵ھ کو پیدا ہوئے ۔ ساری عمر ریاضتوں میں گزری اور بڑی سختی سے شریعت کے پابند رہے آپ کا انتقال ۱۲۸۷ھ میں ہوا اصل ملفوظات فارسی میں تھے ۔ اور زیر نظر کتاب اردو ترجمہ ہے ۔

حضرت خادم صفی کے ان ملفوظات کے مرتب حضرت عزیز صفی پوری بڑے متبحر عالم اور باکمال شاعر تھے! ان کو مرزا غالب سے تلمذ تھا ۔ آپ کی کوئی چالیس بیالیس تصانیف ہیں ۔

کتاب کے شروع میں صاحب ملفوظات کے مختصر سوانح حیات ہیں ۔ اس کے بعد آپ کے ارشادات ہیں حضرت شاہ خادم صفی محمدی باوجود شریعت کی سختی سے پابندی کرنے کے صلح کل بزرگ تھے ۔ ان کا ایک ارشاد

ملاحظہ ہو۔

"جو پیرو شریعت ہو اور طریق سنت و جماعت پر کاربند ہو۔ تعصب نہ رکھتا ہو، اور سلسلہ اس کا صحیح اور درست ہو، تو طالب کو ایسے شخص سے بیعت کر لینے میں پس و پیش نہ کرنا چاہیئے۔" اسی ضمن میں فرماتے ہیں:۔

"بعض باتیں فقہاء اور مشائخ کے مابین متنازع فیہ ہیں، مثلاً وحدت وجود اور سماع۔ ظاہر میں یہ مختلف فیہ ہوں، مگر باطن میں ان میں اختلاف نہیں۔ دوم یہ کہ تعصب کرنا درویشی کے خلاف ہے۔ چنانچہ اس بارے میں آپ نے عین اللہ شاہ صاحب سے فرمایا تھا۔

نہ سُنیم کہ کنم طعن را فضی مطلق نہ شیعہ ام کہ کنم طعن سُنی برحق
غلامِ حضرت عشقم دگر نمی دانم کدام بر سر باطل کدام بر سر حق

شریعت کی پابندی کے ذیل میں ان کا ارشاد ہے۔

"ایک شخص آسمان پر اڑتا ہو اور دقائق شرع میں سے ایک دقیقہ بھی مہمل گزار رہے، تو وہ قابل اعتبار نہیں۔ اس کی کشف و کرامت پر فریفتہ نہیں ہونا چاہیئے۔ کیونکہ ایسی مثالیں ریاضت کی وجہ سے جوگیوں اور سنیاسیوں سے بھی ظہور میں آتی ہیں۔"

آپ کا ایک اور ارشاد ہے:۔ مظاہر مختلف ہیں۔ حقیقت حال ایک ہے جیسا مولوی معنوی قدس سرہ نے فرمایا۔

گر بمظہر و نقش نظر داری شہی در نظر بہ ظرف داری گمرہی

آپ کا ایک اور ارشاد ہے:۔ فقیر کو باوجود اختلاف مذہب کسی سے کج خلقی سے پیش نہ آنا چاہیئے کیونکہ رسول اللہ علیہ و آلہ وسلم کافروں کے لئے اپنی چادر مبارک بچھا دیتے تھے۔ پھر کلمہ گو کے ساتھ ترش روئی سے پیش آنا کب روا ہے۔ اور ہر کام کا انجام اس کے خاتمے پر ہے۔ اور حقیقت اس کی معلوم نہیں۔ اور یہ الفاظ آپ نے شیعہ و سُنّی کے تفرقے کے سلسلے میں فرمائے تھے۔

حضرت خادم صفی نے قرآن مجید شیخ چراغ علیؒ سے پڑھا تھا، جنہوں نے شاہ عبدالعزیز صاحب سے پڑھا تھا۔

صاحب ملفوظات کا انتقال آج سے تقریباً ایک سو سال پہلے ہوا تھا مرتب نے موصوف کے جو ارشادات، احوال، افعال اعمال اس کتاب میں جمع کئے ہیں، ان سے کچھ اندازہ ہوتا ہے کہ ان دنوں مسلمان عوام و خواص کی زندگیوں پر تصوف اور صوفیا کا کتنا اثر تھا۔ ان کے ہاں کسی پیر سے بیعت ہونا اور اس کی اطاعت و فرمانبرداری کرنا کتنا ضروری تھا اور پیری اور خلافت کا سلسلہ کس قدر وسیع تھا۔ بلکہ سچ پوچھئے تو اس زمانے میں پیری مریدی اور "خلافت" مسلمانوں کی مذہبی روحانی اور اجتماعی زندگی کی ایک اساس تھی۔ اور اس افراتفری کے دور میں یہ چیز ان کے معاشرے میں باہمی ربط کا ذریعہ بھی تھی۔ اور اس سے ان کو سکون اور طمانیت بھی ملتا تھا۔ لیکن ظاہر ہے اب وہ حالات نہیں رہے۔ اور تصوف کی یہ اثر آفرینی و ہمہ گیری کم ہوتی جا رہی ہے سوال یہ ہے کہ اس وقت ہم مسلمانوں کے معاشرے میں جو اختلال اور خلفشار رونما ہے اور روز بروز بڑھ رہا ہے۔ کیا اس قسم کی پیری مریدی اس کا علاج ہو سکتی ہے۔ ہمارے خیال میں یہ مسئلہ کافی محل نزاع ہے۔

مثال کے طور سے صاحب ملفوظات کا یہ ارشاد ملاحظہ ہو۔ "ایک پیر نے اپنے ایک مرید کو حکم دیا کہ نماز چھوڑ دے۔ وہ چلا گیا اور صرف نماز سنت ترک کی۔ اس نے آں حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خواب میں دیکھا کہ فرما رہے ہیں کہ تو نے میری سنت کو کیوں چھوڑا۔ وہ اپنے پیر کی خدمت میں آیا اور ماجرا سنایا۔ پیر نے جواب دیا کہ اگر فرض نماز بھی چھوڑ دیتا تو خدا کا دیدار ہوتا۔ مقصد اس سے یہ ہے کہ مرید کو پیر کے حکم سے چارۂ کار نہیں۔"

اگرچہ اس طرح کے تصوف اور ایسی پیری مریدی کا اب دور نہیں رہا۔ لیکن اس زمانے میں مخزن الولایت جیسی کتابوں کی اشاعت بے مصرف نہیں، کیونکہ ان سے ہم ان پاک نفوس بزرگوں کے احوال سے واقف ہوتے ہیں۔ جن کے دم سے مسلمانوں کے ہاں رواداری، وسیع المشربی۔ محبت و رافت جیسی انسانیت عامہ کی اعلیٰ قدریں فروغ پاتی تھیں۔ اور انہیں کی آج ہمیں سب سے زیادہ ضرورت ہے۔